سات ستمبر ایڈیشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۷ روپے

جلد: ۲۱ | ۲۷ جمادی الثانی تا ۴/ رجب ۱۴۲۳ھ بمطابق ۶ تا ۱۲/ ستمبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱۵

اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت

7 ستمبر
قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا
تاریخ ساز دن

قادیانی عقائد کی ایک جھلک

مروجہ طریقوں کے مطابق بھی قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی ہی (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہیں:

س:...... ''آپ کے مسائل'' کے زیرِ عنوان آپ نے مسلمان اور قادیانی کے کلمہ میں کیا فرق ہے؟ میں مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریر کا حوالہ دے کر لکھا ہے کہ:

''یہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ میں دوسرا فرق ہے کہ مسلمانوں کے کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور قادیانی جب محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہوتے ہیں۔''

مکرم جناب مولانا صاحب! میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ کہتا ہوں کہ میں جب کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' پڑھتا ہوں تو اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتے ہیں ''مرزا غلام احمد قادیانی'' نہیں ہوتے۔ اگر میں اس معاملہ میں جھوٹ بولتا ہوں تو اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی طرف سے مجھ پر ہزار بار لعنت ہو اور اسی یقین کے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ کوئی احمدی کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' نہیں لیتا۔ اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اسی طرح حلفیہ بیان شائع کروائیں کہ درحقیقت احمدی لوگ (یا آپ کے قول کے مطابق قادیانی) کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا حلف شائع کروا دیا تو سمجھا جائے گا کہ آپ اپنے بیان میں مخلص ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا کہ کون اپنے دعوے یا بیان میں سچا اور کون جھوٹا ہے؟ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو ظاہر ہو جائے گا کہ آپ کے بیان کی بنیاد' خلوص' دیانت اور تقویٰ پر نہیں بلکہ یہ محض ایک کلمہ گو جماعت پر افترا اور اتہام ہوگا' جو ایک عالم کو زیب نہیں دیتا۔

ج:...... نامہ کرم موصول ہو کر موجب سرفرازی ہوا۔ جناب نے جو کچھ لکھا میری توقع کے عین مطابق لکھا ہے۔ مجھے یہی توقع تھی کہ آپ کی جماعت کی نئی نسل جناب مرزا صاحب کے اصل عقائد سے بے خبر ہے اور جس طرح عیسائی ''تین ایک' ایک تین'' کا مطلب سمجھے بغیر اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ساتھ ہی توحید کا بھی بڑے زور شور سے اعلان کرتے ہیں' کچھ یہی حال آپ کی جماعت کے افراد کا بھی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ ''محمد رسول اللہ'' سے مرزا صاحب کو نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ عالی کو مراد لیتے ہیں اور یہ کہا کہ اگر آپ ایسا عقیدہ نہ رکھتے ہوں تو فلاں فلاں کی ہزار لعنتیں آپ پر ہوں' مگر آپ کے مراد لینے یا نہ لینے کو میں کیا کروں؟ مجھے تو یہ بتایئے کہ میں نے یہ بات بے دلیل کہی یا مدلل؟ اور اپنی طرف سے خود گھڑ کر کہہ دی ہے یا مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے حوالوں سے؟ جب میں ایک بات دلیل کے ساتھ کہہ رہا ہوں تو مجھے قسمیں کھانے کی کیا ضرورت؟ اور اگر قسموں ہی کی ضرورت ہے تو میری طرف سے اللہ تعالیٰ ''انک رسول اللہ'' کی قسمیں کھانے والوں کے مقابلے میں ''انھم لکاذبون'' کی قسم کھا چکا ہے۔

میرے بھائی! بحث قسموں کی نہیں' عقیدے کی ہے۔ جب آپ کی جماعت کا لٹریچر پکار رہا ہے کہ مرزا صاحب ''محمد رسول اللہ'' ہیں' وہی رحمۃ للعالمین' وہی ساقی کوثر ہیں' انہی کے لئے کائنات پیدا کی گئی' انہی پر ایمان لانے کا سب نبیوں سے (بشمول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عہد لیا گیا ہے' اور مصطفیٰ اور مرزا میں سرے سے کوئی فرق ہی نہیں بلکہ دونوں بعینہٖ ایک ہیں وغیرہ وغیرہ اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ بعینہٖ محمد رسول اللہ ہیں' اس لئے ہمیں کسی اور کلمے کی ضرورت نہیں' ہاں! کوئی دوسرا آتا تو ضرورت ہوتی' اور پھر اسی بنیاد پر پرانے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو منہ بھر کر کافر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ نئے محمد رسول اللہ کے منکر ہیں' تو فرمایئے کہ آپ کے ان سب عقائد کو جاننے کے باوجود میں کس دلیل سے تسلیم کرلوں کہ آپ نئے محمد رسول اللہ کا نہیں بلکہ اسی پرانے محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں؟ اگر جناب کو میرے درج کردہ حوالوں میں شبہ ہو تو آپ تشریف لاکر ان کے بارے میں اطمینان کرسکتے ہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرستِ اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۲۷ جمادی الثانی تا ۴ رجب ۱۴۲۳ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ ستمبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱۵

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ 4
اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت 7
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)
۷/ستمبر...... تاریخ ساز دن 11
(مفتی محمد جمیل خان)
مروجہ طریقوں کے مطابق بھی 18
قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں
(مولانا فضل الرحمٰن)
قادیانی عقائد کی ایک جھلک 20
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کہانی 25
مولانا تاج محمودؒ کی زبانی

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سات ستمبر کے تقاضے

سات ستمبر وہ تاریخی دن ہے جس دن نوے سال کی جدوجہد کے بعد بالآخر قادیانیت کے ناسور کو آئینی نشتر کی مدد سے امت مسلمہ کے جسد سے کاٹ کر علیحدہ کردیا گیا۔ اس آپریشن میں سرجن وقت بصورت حکمران کو اتنی دیر کیوں لگی؟ یہ ایک الگ داستان ہے جس کی کچھ تفصیل آپ اس شمارے کے مختلف مضامین میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ خلاصہ یہ کہ قادیانیت کا پودا انگریز نے کاشت کیا' اس پودے کو انگریز کے بہی خواہوں نے سینچا اور اس کے نمک خواروں نے اس پودے کی شاخوں کو برگ وبار لانے میں مدددی۔ اس سے پہلے کہ کوئی قادیانیوں کو کافر قرار دیتا' قادیانیوں نے خود ہی مسلمانوں کو کافر قرار دینا شروع کردیا۔ نبوت سے خدائی تک کے تمام دعاوی مرزا قادیانی کی زنبیل سے برآمد ہوئے۔ قصہ مختصر ان عقائد کے بعد قادیانی از خود کافر ٹھہرے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی بے لوث تحریکات کے نتیجہ میں قادیانی بالآخر سات ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے فیصلے کے نتیجہ میں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ختم نبوت کا کام اب ختم ہو چکا ہے اور یہ مسئلہ حل ہو چکا لیکن یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے' ختم نبوت کا کام ختم نہیں ہوا بلکہ اس کا دائرہ کار اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے' کیونکہ اب تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بیشتر توجہ اندرون ملک قادیانیوں کے رد اور تعاقب اور ان کی سرگرمیوں پر مرکوز تھی مگر اب پوری دنیا میں جہاں جہاں قادیانی گئے ہیں' یا جارہے ہیں' ان مقامات پر جماعت کے لئے دعوت وتبلیغ اور قادیانی عقائد کے رد اور تعاقب کا میدان بن چکا ہے۔ اس وقت قادیانی بے پناہ وسائل کے بل بوتے پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کررہے ہیں' نوجوانوں کی دولت ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے انہیں زن' زر اور زمین کا لالچ دے رہے ہیں' قادیان کی جعلی نبوت کا سکہ رائج کرنے کے لئے نت نئے منصوبے بنارہے ہیں' کروڑوں روپے خرچ کرکے کفر والحاد پر مبنی لٹریچر پوری دنیا میں پھیلا رہے ہیں' ان کے درجنوں ہفت روزہ اور ماہنامہ رسالے اور اخبار اسلام کے خلاف دن رات زہر اگل رہے ہیں' ان کے مردوں' عورتوں' نوجوانوں' بوڑھوں اور بچوں پر مشتمل درجنوں تنظیمیں دن رات کفر کی تبلیغ میں مصروف ہیں' اور ان کے الگ الگ فنڈ قائم ہیں' ہر قادیانی اس مقصد کے لئے اپنی ماہانہ آمدنی کا دس فیصد چندہ دینے کا پابند ہے' اور ہر قادیانی موت کی صورت میں اپنی تمام جائیداد کا کم از کم دس فیصد حصہ اپنی جماعت کو چندہ میں دینے کی وصیت کرتا ہے' مرزائیت کا یہ ناسور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہا ہے' اس سلسلے میں ٹی وی کا ایک چینل بھاری اخراجات پر استعمال کیا جارہا ہے' انٹرنیٹ پر مختلف ویب سائٹیں اس مقصد کے لئے استعمال کی جارہی ہیں اور پاکستان کے اندر مختلف این جی اوز کے ذریعہ ایک بار پھر مرزائی برادری پر پُرزے نکال کر خود کو مسلمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کررہی ہے۔ اس لئے سات ستمبر کا دن ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں' ان کے گمراہ کن لٹریچر اور پریس اور الیکٹرونک میڈیا پر ان کے پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیں اور حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کرنے کے ساتھ ساتھ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر قادیانی پروپیگنڈا کا بھرپور جواب دے۔

بی بی سی کی قادیانیت نوازی (۲)

عارف شمیم لکھتے ہیں کہ کوئی قادیانی پاکستان سے حج پر نہیں جاسکتا کیونکہ وہ آئینی طور پر مسلمان نہیں اور یہی اس کے پاسپورٹ پر لکھا ہوتا ہے لیکن اگر یہی قادیانی کسی اور ملک جا بسے تو وہ یہ مذہبی فریضہ بڑے اطمینان سے بلاخوف وخطر ادا کرسکتا ہے کیونکہ یا تو اس کے پاسپورٹ پر اسے مسلمان لکھا گیا ہوگا یا صرف اس ملک کا شہری۔

عارف شمیم صاحب! قادیانیوں کا حج پر جانا تو دور کی بات ہے؟ جس شخص کو وہ نبی مانتے ہیں یعنی مرزا غلام احمد قادیانی' وہ خود باوجود صاحب حیثیت ہونے کے تمام عمر حج پر نہیں گئے تو ان کی امت کیونکر اس فریضہ کی ادائیگی کا قصد کرے گی' بلکہ ان کی امت نے تو اس سے بھی بڑھ کر قادیان ہی کو مکہ ومدینہ اور گنبد خضرا کے مقابلے میں مرزا

قادیانی کی قبر کو گنبد بیضا کا نام دیدیا۔ نہ معلوم عارف شمیم سے کس نے کہہ دیا ہے کہ کوئی قادیانی حج کرنے نہیں جاسکتا؟ قادیانی تو صرف اپنے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے لندن جانے یا برطانیہ‘ امریکہ‘ کینیڈا‘ جرمنی‘ بیلجیم اور دیگر ممالک میں سیاسی پناہ کے حصول کے شوقین ہیں‘ انہیں نہ حج سے کوئی سروکار ہے اور نہ مکہ و مدینہ سے‘ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی خاص مقصد سے انتشار پھیلانے کے لئے کسی قادیانی نے ان مقامات مقدسہ پر جانے کا قصد کیا ہو تو ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ایسے موذی کو ان مقدس مقامات سے دور رکھنا اور اس کے عقائد خلیظہ کے تعفن سے ان مقامات کو پاک رکھنا عین عدل و انصاف کا تقاضا ہے۔ آج تک کسی اور ملک سے بھی کسی قادیانی نے حج کی ادائیگی کے نام پر سعودی عرب کا سفر نہیں کیا‘ ورنہ عارف شمیم اس کے ثبوت میں کوئی ایک نام تو پیش کرتے‘ لیکن وہ یہ کیسے کرسکتے تھے؟ کیونکہ قادیانیوں کا حج پر جانا ممکن ہی نہیں ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ قادیانیوں کے بڑے خود قادیان کو زیادہ ثواب کی جگہ قرار دے چکے ہیں‘ بقول مرزا غلام احمد قادیانی کے: ”تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ درج کیا گیا ہے: مکہ‘ مدینہ‘ قادیان۔“ قادیانیوں کے نزدیک قادیان میں منعقد ہونے والے ان کے سالانہ جلسہ کی اہمیت حج اکبر کے برابر ہے۔ قادیانیوں کے اخبار الفضل قادیان نے اپنی ۱۸/دسمبر ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ کو ”احمدیت کے حج اکبر“ سے تعبیر کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ (روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۶۶۷ حاشیہ در حاشیہ) میں قادیان میں واقع قادیانی عبادت گاہ کو ”مسجد حرام“ یعنی خانہ کعبہ قرار دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے اور قادیانی جماعت کے سابق سربراہ مرزا محمود نے قادیان میں منعقدہ اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مکہ اور مدینہ دونوں قادیان کے نام ہیں۔ (دیکھئے الفضل قادیان ۵/جنوری ۱۹۳۳ء) جبکہ اس سے قبل ۱۹۱۴ء کے سالانہ جلسہ میں وہ پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو حج کے لئے مقرر کیا ہے‘ اور ان کے بقول مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی قادیان آنے کو حج قرار دیا ہے۔ (الفضل قادیان ۵/جنوری ۱۹۳۳ء)۔ پھر حج تو مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے‘ قادیانی جب تک اسلام نہیں لاتے اس وقت تک ان کے حج پر جانے کی عارف شمیم کو اتنی فکر کیوں ہے؟

قادیانیوں کا دیگر ممالک میں بنوائے جانے والے پاسپورٹ پر اپنے آپ کو مسلمان لکھوانا ایسا ہی ہے جیسا کہ شراب کی بوتل پر زمزم کا لیبل لگانا۔ قادیانیوں کی دھوکہ دہی پر صرف یہی دلیل کافی ہے کہ وہ باوجود اسلام سے متضاد نظریات رکھنے کے اپنے مذہب کو اسلام‘ اپنے جھوٹے مدعی نبوت کو محمد رسول اللہ اور خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اگر وہ صحیح اسلامی عقائد رکھتے تو انہیں کافر کیوں کہا جاتا؟ لیکن ظاہر ہے کہ کفر کو اسلام اور شراب کو زمزم کہنے کی اجازت دینا عقل و انصاف کا تقاضا نہیں۔

عارف شمیم پاکستان میں قادیانیوں کی صحیح تعداد بتانے سے گریز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پاکستان کے قادیانی اس لحاظ سے بہت مجبور ہیں کہ معاشرتی اور معاشی طور پر آسودہ حالات کے باوجود ان لوگوں کا عقیدے کے لحاظ سے پاکستان میں سب سے زیادہ استحصال ہوا ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ یکبارگی الٹی زقند بھر کر یہ بھی مانتے ہیں کہ پاکستان میں ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا تھا‘ شعبہ اقتصادیات میں ایم ایم احمد ملک کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے‘ جنرل افتخار جنجوعہ‘ جنرل اختر ملک‘ جنرل عبدالعلی ملک‘ ایئر مارشل ظفر چوہدری‘ ایڈمرل حنیظ سمیت متعدد قادیانی مختلف اوقات میں فوج کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہے‘ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مدت دراز تک صدر پاکستان کے سائنسی مشیر رہے جبکہ سول سروس میں بھی بے شمار قادیانی اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ اسی اثنا میں عارف شمیم کہتے ہیں کہ پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد بقول قادیانیوں کے تیس لاکھ ہے۔ ذرا انصاف کیجئے! تینوں مسلح افواج کے اہم ترین عہدوں‘ وزیر خارجہ‘ صدر کے مشیر اور سول سروس میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود قادیانیوں کا ”استحصال“ ہوتا ہے تو پھر اردو لغت کے ماہرین کو لفظ ”استحصال“ کے معنی کو تبدیل کردینا چاہئے۔ تیس لاکھ کی معمولی اقلیت (بقول قادیانیوں کے) اور اس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جائے کہ ملک کے تمام اہم عہدوں اور کلیدی آسامیوں پر فائز رہنے کے باوجود ان کا استحصال ہوا ہے‘ تو یہ دعویٰ کرنے والے کی عقل پر ماتم ہی کیا جاسکتا ہے۔ قادیانیت نواز تو بہت دیکھے تھے لیکن جس طرح عارف شمیم نے قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کیا ہے اس پر شاید قادیانی بھی انہیں داد دینے پر مجبور ہو جائیں۔

عارف شمیم کی یہ خوش فہمی ہے کہ: ”اس سے قبل چند مذہبی حلقوں کی مخالفت کے باوجود احمدی فرقے کو بھی مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھا جاتا رہا۔“ عارف شمیم اس وقت کی بات کررہے ہیں جب وہ غالباً ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے۔ موصوف کی اطلاع کے لئے ہم یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو انہوں نے ساتھ ہی ان لوگوں کو‘ جنہوں نے ان کی نبوت کا اقرار نہیں کیا‘ کافر قرار دیا‘ یہ رسم کافر گری ان کی اولاد میں بھی جاری رہی اور مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب ”کلمۃ الفصل“ کے صفحہ ۱۱۰ پر صاف صاف لکھا کہ جو شخص مرزا قادیانی کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے‘ جبکہ ان کے برادر اکبر اور قادیانی جماعت کے سابقہ پوپ مرزا محمود اپنی کتاب ”انوار خلافت“ کے صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں: ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا‘ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ اسی کتاب کے صفحہ ۹۰ پر وہ لکھتے ہیں: ”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ

سمجھیں۔" ملاحظہ فرمائیے! جب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت نے مسلمانوں کو "کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج" قرار دینا شروع کیا تو انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ کر لیا اب انہیں مسلمانوں کا فرقہ کہنے کا کیا سوال؟ عارف شمیم جیسے عقلمند ہی اس کے باوجود انہیں "مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ" قرار دے سکتے ہیں ورنہ خود عارف شمیم بھی (اگر وہ واقعتاً مسلمان ہیں) قادیانیوں کے نزدیک "کافر بلکہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" عجائبات میں سے ہے کہ جو شخص قادیانیوں کی وکالت کر رہا ہے خود وہ قادیانیوں کے نزدیک "کافر اور دائرہ اسلام سے خارج" ہے۔ قادیانیوں کے غیر اسلامی عقائد خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی کو "محمد رسول اللہ" ماننے اجرائے نبوت کے قائل ہونے محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والی چودہ سو سالہ امت کو کافر قرار دینے اور اپنے غلط عقائد کو اسلام کا نام دینے کے جرم زندقہ کی وجہ سے انیسویں صدی عیسوی کے اختتام اور بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں امت اسلامیہ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ چونکہ قادیانیوں کے عقائد قرآن و حدیث سے متصادم اور اسلامی تعلیمات کی صریح خلاف ورزی پر مشتمل ہونے کے علاوہ اللہ رب العزت انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی پر مشتمل ہیں اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے کرتوت کی بدولت اسلام سے خارج قرار دیئے جاتے ہیں اور موصوف اور ان کی جماعت کا آئندہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اس وقت سے اب تک ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج تک ایک مسلمان نے بھی کبھی کسی قادیانی کو مسلمان نہیں گردانا۔ عارف شمیم تاریخ کو مسخ کر کے قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ ثابت کرنے کی کوشش میں یہ بھول گئے کہ قادیانیوں نے ۱۹۴۶ء کے برصغیر میں ہونے والے انتخابات کے موقع پر اور اسی طرح کشمیر کے مسئلہ پر خود اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ ظاہر کیا تھا اور یہ ایک ایسی تاریخی حقیقت ہے جس کا انکار ناممکن ہے۔

قیام پاکستان کے بعد مرزا محمود جو اس وقت قادیانی جماعت کی قیادت کر رہے تھے نے پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ ظفر اللہ قادیانی کے وزیر خارجہ ہونے کی وجہ سے اس دور میں پاکستان کے بیرونی ممالک میں قائم سفارت خانے قادیانیت کی تبلیغ کے مراکز میں تبدیل ہو چکے تھے۔ ان حالات میں جب اندرونی طور پر بھی پاکستان میں اسلام کو دبانے اور قادیانیت کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی تو اس کا لازمی نتیجہ ایک اندرونی کشمکش کی صورت میں نکلا جس نے بالآخر ایک تحریک کی صورت اختیار کر لی اور مسلمانان پاکستان یہ مطالبات کرنے پر مجبور ہوئے کہ: (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور (۲) ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ اس تحریک کو جس طرح سرکاری مشینری نے کچلا اور جس طرح دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر کے قادیانیوں اور قادیانیت کو پاکستان میں تحفظ فراہم کیا گیا' یہ ملک کی تاریخ پر ایک بدنما داغ ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس پوری تحریک کے دوران ایک قادیانی کو خراش تک آنے کی شکایت ریکارڈ پر نہیں آئی جبکہ ہزاروں مسلمان تہہ تیغ کر دیئے گئے۔ یہ سانحہ ۱۹۵۳ء میں رونما ہوا۔ عارف شمیم نے اسے چند مذہبی جماعتوں کا مطالبہ قرار دے کر صحافتی بددیانتی کا بدترین مظاہرہ کیا ہے۔ زرد صحافت جیب اور عقل کو بوجھل تو ضرور کر دیتی ہے لیکن وقت کے ترازو میں اس کا ہلکا پن یہ واضح کر دیتا ہے کہ صحافی نے اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی میں ایسی کوتاہی برتی ہے جو عقل' دیانت' امانت اور حقائق سے روگردانی کا نتیجہ ہے۔ اس تحریک کے المناک واقعات کی تحقیقات کے لئے بدنام زمانہ منیر انکوائری کمیشن قائم کیا گیا جس نے قادیانیت نوازی کی تمام حدود پھلانگ کر اس سانحہ کی تمام تر ذمہ داری مسلمانوں بالخصوص علماء پر ڈال دی اور قادیانیوں کو صاف بچا لے گیا' اور یہی رپورٹ بعد میں آنے والے قادیانیت نوازوں اور اس قماش کے دیگر افراد کی رپورٹوں کا منبع بنی' جیسا کہ عارف شمیم کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔

عارف شمیم کا کہنا ہے اس تحریک کے بعد ۱۹۷۰ء تک قادیانیوں کے خلاف کوئی بڑا واقعہ رونما نہیں ہوا' ۱۹۷۰ء میں ان کے خلاف تشدد نے پھر سر اٹھایا اور یہ تشدد اتنا بڑھ گیا کہ ۱۹۷۴ء میں انہیں غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ عارف شمیم نے ان جملوں میں جھوٹ کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ موصوف کا مخصوص سیاق و سباق میں یہ کہنا کہ ۱۹۷۰ء تک قادیانیوں کے خلاف کوئی بڑا واقعہ رونما نہیں ہوا' دراصل یہ ثابت کرنے کی احمقانہ کوشش ہے کہ اس دوران قادیانیوں کے خلاف چھوٹے موٹے واقعات رونما ہوتے رہے۔ کیا عارف شمیم اپنے اس دعویٰ پر صرف ایک دلیل پیش کرنے کی جسارت کریں گے؟ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے' اس لئے عارف شمیم بھی دلیل پیش کرنے سے عاجز رہیں گے کیونکہ اس قسم کا کوئی واقعہ رونما ہوتا تو دلیل میں پیش کیا جا سکتا' جب کچھ ہوا ہی نہیں تو اسے پیش کیسے کیا جائے؟ پھر وہ کہتے ہیں کہ ۱۹۷۰ء میں قادیانیوں کے خلاف تشدد نے پھر سر اٹھایا' کیا اس پر بھی ان کے پاس تاریخ سے کوئی دلیل موجود ہے؟ تاریخ ان کے تمام دعووں کو جھٹلا رہی ہے۔ نیز ان کا یہ کہنا کہ قادیانیوں پر یہ تشدد اتنا بڑھ گیا کہ ۱۹۷۴ء میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا' یہ ظاہر کرتا ہے کہ موصوف یا تو "قادیانی تاریخ" کے مؤرخ ہیں یا تاریخ کے کسی قادیانی استاد کے نامور شاگرد رہے ہیں۔ موصوف کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ۱۹۷۰ء سے لے کر ۱۹۷۳ء تک تو قوم سانحہ مشرقی پاکستان ہی سے نہیں سنبھلی تھی' قادیانیوں کے خلاف تشدد تو دور کی بات ہے۔ ہاں! اگر عارف شمیم اس دور کے مشرقی اور مغربی پاکستان والوں کو "قادیانی" اور جو کچھ ان کے ساتھ گزرا اس کو "قادیانیوں پر تشدد" گردانتے ہوں تو اور بات ہے' لیکن حقیقت اور ناقابل تردید حقیقت' یہ ہے کہ اس پورے عرصے میں قادیانی لابی نہ صرف یہ کہ ملک میں ہر قسم کے تشدد سے مکمل طور پر محفوظ رہی بلکہ مشرقی پاکستان کو توڑنے کی سازش میں مرکزی کردار بھی ادا کرتی رہی۔

(جاری ہے)

اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قرآن وسنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ آپؐ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" (الاحزاب:۴۰)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ آخری نبی ہیں آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوسکتا کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔"

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۹۳ جلد ۳)

امام قرطبیؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔" (تفسیر قرطبی صفحہ ۱۹۶ جلد ۱۴)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں:

"بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں، پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔"

(الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۱۲۳)

ختم نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپؐ کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ متعدد اکابر نے ان احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہریؒ "کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں لکھتے ہیں:

"وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، آپؐ کے معجزات اور آپؐ کی کتاب (قرآن کریم) کو نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپؐ نے یہ خبر دی تھی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(کتاب الفصل صفحہ ۷۷ جلد ۱)

حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت

لکھتے ہیں:

”ختم نبوت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں جن کو صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔“ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۹۳ جلد ۳)

علامہ سید محمود آلوسی تفسیر ”روح المعانی“ میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا، پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا۔“

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے مدنظر صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”میری اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپؐ نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔“ (صحیح مسلم صفحہ ۲۴۸ جلد ۲، صحیح بخاری کتاب المناقب صفحہ ۵۰۱ جلد ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا ہے (۴) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔“ (صحیح مسلم صفحہ ۱۹۹ جلد ۱، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲)

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، اس کے آخر میں ہے کہ: ”پہلے انبیاءؑ کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔“ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (صحیح بخاری صفحہ ۶۳۳ جلد ۲) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: ”میرے بعد نبوت نہیں۔“ (صحیح مسلم صفحہ ۲۷۸ جلد ۲)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: ”بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔“ (صحیح بخاری صفحہ ۴۹۱ جلد ۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم صفحہ ۱۲۶ جلد ۲، مسند احمد صفحہ ۲۹۷ جلد ۲)

بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیاء آتے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے انبیاء کی آمد بھی بند ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: ”میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔“ (ابوداؤد ص ۲۲۸ ج ۲ واللفظ لہ، ترمذی ص ۴۵ ج ۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”رسالت و نبوت ختم ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔“ (ترمذی صفحہ ۵۱ جلد ۲، مسند احمد صفحہ ۲۶۷ جلد ۳)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔“ (صحیح بخاری صفحہ ۱۲۰ جلد ۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم صفحہ ۲۸۲ جلد ۱)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے۔“ (ترمذی صفحہ ۲۰۹ جلد ۲)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: "میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (متفق علیہ، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اسمائے گرامی آپ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ اول "الحاشر"، حافظ ابن حجر "فتح الباری" میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں..... سو چونکہ آپ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس لئے حشر کو آپ کی طرف منسوب کردیا گیا کیونکہ آپ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہوگا۔" (فتح الباری صفحہ ۵۵۷ جلد ۶)

دوسرا اسم گرامی: "العاقب" جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے یعنی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: "مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔"

ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے درمیان اتصال کا ذکر کیا گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری قرب قیامت کی علامت ہے اور اب قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ امام قرطبی "تذکرہ" میں لکھتے ہیں:

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: "مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے" اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد اور کوئی نبی نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے، جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے، دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں..... اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔"

(التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ص۷۱۱)

علامہ سندھیؒ حاشیہ نسائی میں لکھتے ہیں:

"تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے (یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے)، یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہیں۔"

(حاشیہ علامہ سندھیؒ بر نسائی صفحہ ۲۳۴ جلد ۱)

ختم نبوت پر اجماع امت:

چونکہ مسئلہ ختم نبوت پر قرآن کریم کی آیات اور احادیث متواترہ وارد ہیں اس لئے یہ عقیدہ امت میں متواتر چلا آرہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا اور جو شخص آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ علامہ علی قاریؒ "شرح فقہ اکبر" میں لکھتے ہیں:

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔"

(صفحہ ۲۰۲)

حافظ ابن حزم اندلسی اپنی کتاب "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں لکھتے ہیں:

"جس کثیر تعداد جماعت اور جم غفیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور نشانات اور قرآن مجید کو نقل کیا ہے اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر کی نقل سے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی ثابت ہوچکا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ البتہ صحیح احادیث میں یہ ضرور آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اور یہود نے جن کو قتل کرنے اور صلیب دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ پس اس امر کا اقرار واجب ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے، ہرگز نہیں ہوسکتا۔" (صفحہ ۷۷ جلد ۱)

حافظ ابن حزمؒ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا فرمان: "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور حضور علیہ السلام کا ارشاد: "لا نبی بعدی" سن کر کوئی مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی

جائے سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث مسندہ سے ثابت ہے۔"

(کتاب الفصل صفحہ ۱۸ جلد ۴)

حافظ فضل اللہ تورپشتی کا اسلامی عقائد پر ایک رسالہ "معتمد فی المعتقد" کے نام سے فارسی میں ہے جس میں عقیدۂ ختم نبوت بہت تفصیل سے لکھا اور آخر میں منکرین ختم نبوت کے خارج از اسلام ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ اس کے چند ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:

"مجملہ عقائد کے یہ ہے کہ اس بات کی تصدیق کرے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں' نہ رسول اور نہ غیر رسول' اور "خاتم النبیین" سے مراد یہ ہے کہ آپؐ نے نبوت پر مہر لگادی اور نبوت آپ کی تشریف آوری سے حد تمام کو پہنچ گئی یا یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبری پر آپؐ کے ذریعہ مہر لگادی اور خدا تعالیٰ کا مہر کرنا اس بات کا حکم ہے کہ آپؐ کے بعد نبی نہیں بھیجے گا۔" (صفحہ ۹۰)

"اور بہت سی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ نبوت آپ کی تشریف آوری پر پوری ہوگئی۔ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ میری امت میں تقریباً تیس جھوٹے دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" (ایضاً صفحہ ۹۱)

"بحمداللہ! یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس کی تشریح و وضاحت کی ضرورت ہو۔ اتنی وضاحت بھی ہم نے قرآن کریم سے اندیشہ کی بنا پر کردی کہ مبادا کوئی زندیق کسی جاہل کو شبہ میں ڈالے اور عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہوسکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بھی ایمان نہ رکھتا ہو کیونکہ اگر یہ شخص آپ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپؐ نے خبر دی ہے ان میں آپؐ کو سچا سمجھتا اور جن دلائل اور جس طریق تواتر سے آپ کی رسالت و نبوت ہمارے لئے ثابت ہوئی ہے ٹھیک اسی وجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ کے زمانہ میں اور قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہوا سے خود رسالت محمدیؐ میں بھی شک ہوگا اور جو شخص یہ کہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی ہوا تھا یا اب موجود ہے یا آئندہ کوئی نبی ہوگا اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ آپؐ کے بعد نبی ہوسکتا ہے وہ کافر ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۹۷)

گزشتہ بالا سطور سے واضح ہوچکا ہے کہ قرآن کریم' احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا استثنا تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے علی الاطلاق خاتم ہیں' اس لئے آپؐ کے بعد کوئی شخص کسی معنی و مفہوم میں بھی نبی نہیں کہلا سکتا' نہ منصب نبوت پر فائز ہوسکتا ہے اور جو شخص اس کا مدعی ہو وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

☆☆..........☆☆

بقیہ مروجہ طریقے

کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ گویا دنیا بھر کی مسلم عوامی رائے کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلموں والا سلوک کیا جانا چاہیے۔

مروجہ طریقوں میں تیسرا طریقہ اسمبلی کے ذریعہ فیصلہ کرنے کا ہے' اس سلسلے میں آزاد کشمیر اسمبلی نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی۔ بعد ازاں پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر ایک آئینی بل کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر پوری دنیا کے سامنے اس مسئلہ کو واضح کردیا۔ اب ان تینوں مروجہ طریقوں سے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے بعد نہ قادیانیوں کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کریں اور نہ ہی غیر مسلم ممالک کے حکمرانوں یا این جی اوز کے نمائندوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ ان تمام فیصلوں کو مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلے مسلمانوں پر مسلط کرنے کی کوشش کریں۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے بانی اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کی ذات پر جو کیچڑ اچھالا ہے اگر کوئی عیسائی یا یہودی' جو اپنے مذہب پر صحیح معنوں میں عقیدہ رکھتا ہو اس سے واقف ہوجائے تو وہ کسی صورت میں قادیانیوں کی حمایت کا تصور تک نہیں کرسکتا۔ یہ تو مسلمان ہی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کے ساتھ ساتھ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے تقدس اور ان کی عظمت کے تحفظ کے لئے بھی سرگرم عمل ہیں۔

7 ستمبر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا

تاریخ ساز دن

۹۰ سالہ تاریخی جدوجہد ہزاروں افراد کی شہادت اور بے مثال قربانیوں سے مزین ہے

مفتی محمد جمیل خان

۷/ستمبر کا دن عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے حوالے سے مسلمانوں کو ہمیشہ ان عظیم تاریخی قربانیوں کی یاد دلاتا رہے گا جو اس عقیدہ کے تحفظ اور سارقین ختم نبوت کی سرکوبی کے لئے دی گئیں۔ یہ دن ان کے دلوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا احساس یوں بھی اجاگر کرتا رہے گا کہ اس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور حزب اختلاف کی جانب سے مولانا شاہ احمد نورانی کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے پرائیویٹ بل کو' جس پر حزب اختلاف کے ۳۶ اراکین کے دستخط تھے' آئینی ترمیم کی شکل میں منظور کیا اور اس طرح ۹۰ سالہ عظیم قربانیوں کا ثمرہ اس دن مسلمانوں کو ملا۔

مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کامیابی کا سہرا نہ حزب اقتدار کے قائد وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سر پر سج سکتا ہے اور نہ ہی حزب اختلاف یا مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے سر' بلکہ اس کے اصل مستحق پاکستان کے چودہ کروڑ مسلمان اور برصغیر کے وہ کروڑوں مسلمان ہیں جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کے لئے اس وقت سے لازوال قربانیوں کا سلسلہ شروع کیا' جب انگریزوں نے اپنے خود کاشتہ پودے کی آبیاری شروع کی تھی۔

اس سے قبل کہ ہم اس موضوع کا تاریخی جائزہ پیش کریں' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حزب اختلاف کی طرف سے پیش کردہ قرارداد اور قومی اسمبلی سے منظور شدہ آئینی ترمیم کو درج کردیا جائے تاکہ قارئین قربانیوں کے تذکرے سے پہلے قرارات اور نتائج ملاحظہ کرلیں اور قادیانیت سے متعلق مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ان پر واضح ہوجائے۔

۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر مرزا طاہر کی سربراہی میں قادیانیوں کی بدنام زمانہ "الفرقان فورس" کے ایک ہزار سے زائد لاٹھیوں' کرکٹ کے بلوں اور سریوں سے مسلح افراد نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے مسلمان طلباء پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے اور ان کو مار مار کر ادھ موا کردیا۔ قادیانی ان کو مارتے ہوئے نعرے لگاتے تھے کہ اب "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگاؤ گے؟ آدھ گھنٹہ تک کھلے بندوں یہ ظالمانہ کارروائی جاری رہی۔ بڑی مشکل سے گاڑی چلی اور فیصل آباد پہنچی' جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا تاج محمود' مفتی زین العابدین' حکیم عبدالرحیم اشرف وغیرہ نے ان زخمی طلباء کو ہسپتال پہنچایا اور احتجاجی مہم کا آغاز کردیا اور واقعہ کی تحقیقات کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ بعدازاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر' محدث العصر' عاشق رسول' حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی محمود کی مشاورت سے ۹/جون ۱۹۷۴ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی جس میں پاکستان کی سیاسی و مذہبی جماعتیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء اسلام' جمعیت علماء پاکستان' جماعت اسلامی' جمعیت اہلحدیث' ادارہ تحفظ حقوق شیعہ' جماعت اہلحدیث' نیشنل عوامی پارٹی' خاکسار' پاکستان جمہوری پارٹی' مجلس احرار اسلام' تحریک استقلال' تنظیم اہلسنت والجماعت' اشاعت التوحید والسنۃ' مرکزی جماعت اہلسنت' قادیانی محاسبہ کمیٹی' تبلیغی جماعت شامل ہوئیں۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری اس کے صدر اور رفیق احمد باجوہ سیکریٹری جنرل مقرر ہوئے۔ اس مجلس عمل کی مجلس شوریٰ میں ہر جماعت کے دو نمائندوں کو شامل کیا گیا۔ ۱۴/جون ۱۹۷۴ء کو ملک گیر ہڑتال کا

اعلان ہوا۔ بے مثال پرامن ہڑتال نے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اور وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف نے ۳۰/جون ۱۹۷۴ء کو درج ذیل قرارداد پیش کی:

”جناب اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان

محترمی! ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا‘ نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان‘ بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں‘ اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار‘ چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں‘ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ ان کے پیروکار‘ چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے‘ مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں‘ جو مکۃ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰/اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی‘ متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت‘ اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے‘ جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار‘ انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے‘ مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے‘ تاکہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین قرارداد:......مولانا مفتی محمود‘ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری‘ مولانا شاہ احمد نورانی‘ پروفیسر غفور احمد‘ مولانا سید محمد علی رضوی‘ مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)‘ چوہدری ظہور الٰہی‘ سردار شیر باز خان مزاری‘ مولانا محمد ظفر احمد انصاری‘ عبدالحمید جتوئی‘ صاحبزادہ احمد رضا قصوری‘ محمود اعظم فاروقی‘ مولانا صدر الشہید‘ مولانا نعمت اللہ‘ عمرہ خان‘ مخدوم نور محمد‘ غلام فاروق‘ سردار مولا بخش سومرو‘ سردار شوکت حیات خان‘ حاجی علی احمد تالپور‘ جناب راؤ خورشید علی خان‘ رئیس عطا محمد خان مری۔

بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کئے:

نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی‘ غلام حسن خان دھاندلا‘ کرم بخش اعوان‘ صاحبزادہ محمد نذیر سلطان‘ مہر غلام حیدر بھروانہ‘ میاں محمد ابراہیم برق‘ صاحبزادہ صفی اللہ‘ صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری‘ ملک جہانگیر خان‘ عبدالسبحان خان‘ اکبر خان مہمند‘ میجر جنرل جمالدار‘ حاجی صالح محمد‘ عبدالمالک خان‘ خواجہ جمال محمد کوریجہ۔“

یہ بل حزب اختلاف کی طرف سے تھا اور حزب اختلاف کے قائد مفکر اسلام مولانا مفتی محمود تھے۔ ان دنوں قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے‘ انہوں نے سانحہ ربوہ پر غور اور قادیانی مسئلہ پر سفارشات مرتب کرنے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا اور سرکاری طور پر بل وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا۔ جناب اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان کی صدارت میں معزز ایوان اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث شروع ہوگئی۔ قادیانی اور لاہوری گروپ نے اپنے اپنے محضرنامے پیش کئے۔ قادیانی گروپ کے محضر

نامے کے جواب میں "ملت اسلامیہ کا موقف" نامی محضر نامہ تیار کیا گیا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں مولانا محمد شریف جالندھریؒ مولانا محمد حیاتؒ مولانا تاج محمودؒ اور مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے حوالہ جات کی تدوین کا کام کیا۔ مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے ان حوالہ جات کو ترتیب دے کر ایک خوبصورت کتاب مرتب کر دی۔ حضرت اقدس سید نفیس شاہ دامت برکاتہم کی قیادت میں کاتب حضرات نے شب و روز اسے لکھنا شروع کیا۔ جتنا حصہ لکھ لیا جاتا اسے حضرت مولانا مفتی محمودؒ صاحب' چوہدری ظہور الٰہیؒ اور مولانا شاہ احمد نورانی سن لیتے۔ بعدازاں مناسب ترمیم و اضافہ کے بعد اسے پریس بھیج دیا جاتا۔ چند دنوں میں یہ محضر نامہ تیار ہو گیا' جسے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ صاحب نے قومی اسمبلی میں پڑھا۔ لاہوری گروپ کے محضر نامہ کے جوابات بھی اجمالی طور پر اس میں آ گئے تھے۔ تاہم اسے محضر نامہ میں اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ قدرت نے یہ کام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے حصہ میں لکھا تھا۔ آپ نے مستقل الگ محضر نامہ لکھ کر لاہوری قادیانیوں کے جواب میں پیش کیا۔

قادیانیوں کے ربوہ گروپ کے سربراہ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی میں زبانی طور پر بھی کمیٹی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے اور سوالات کے جوابات و جرح کے لئے بلایا گیا تھا۔ ۵ سے ۱۰/ اگست اور ۲۰ سے ۲۴/ اگست ۱۹۷۴ء تک کل گیارہ روز مرزا ناصر احمد قادیانی پر جرح ہوئی۔ ۲۷'۲۸/ اگست کو لاہوری گروپ کے صدر الدین' عبدالمنان عمر اور مسعود بیگ پر جرح ہوئی۔ ۵'۶/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اٹارنی جنرل آف پاکستان جناب یحییٰ بختیار نے بحث کو سمیٹا۔ ان کا اسمبلی کے اراکین کے سامنے دو روز مفصل بیان ہوا۔

۷/ ستمبر کو چار بجے شام قومی اسمبلی کا فیصلہ کن اجلاس ہوا جس میں وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی منظوری سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ترمیمی بل کی منظوری کا اعلان کیا' جو درج ذیل ہے:

"آئین پاکستان میں ترمیم کے لئے ایک بل:

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعدازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔

لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱:...... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

۲:...... آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں جسے بعدازیں آئین کہا جائے گا' دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین "اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)" درج کئے جائیں گے۔

۳:...... آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی" (۳) جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' جو آخری نبی ہیں' کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

بیان اغراض و وجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے' اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔"

وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو اور قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمودؒ نے اس تاریخی بل کی منظوری پر اراکین اسمبلی اور قوم کا شکریہ ادا کیا۔ اس

طرح حکومت کے دانشمندانہ رویے اور قوم کی بھرپور قربانیوں کے باعث ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو عظمت عقیدۂ ختم نبوت کا پرچم بلند ہوا۔ یہ تو ۲۹/مئی سے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء تک کا مختصر جائزہ تھا لیکن اس مختصر تاریخی جائزہ کے پس منظر میں ۹۰ سالہ عظیم جدوجہد تھی جس کا تذکرہ کئے بغیر یہ تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔

عقیدۂ ختم نبوت پر پہلی ضرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں اسود عنسی نے لگائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اسود عنسی جھوٹے دعویٰ نبوت کی بنا پر مرتد ہوگیا ہے' اس لئے واجب القتل ہے' تم اس کو جہنم رسید کرو۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی چچازاد بہن کے تعاون سے جہنم رسید کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض الوفات میں حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع ہوئی' جس پر آپؐ نے فرمایا: ''فیروز کامیاب ہوگیا۔'' اس کی باقاعدہ اطلاع آپ کی تدفین کے بعد ایک قاصد کے ذریعہ ہوگئی۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مسیلمہ نامی ایک اور شخص نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''کذاب'' قرار دیا تھا جبکہ آپ کی وفات کے بعد سجاح نامی ایک عورت نے بھی جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تھا۔ بعدازاں مسیلمہ کذاب اور سجاح کی شادی ہوگئی اور مہر میں مسیلمہ نے دو نمازیں معاف کردیں۔

خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے حضرت عکرمہؓ کی قیادت میں ایک لشکر مسیلمہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا اور بعدازاں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر ان کی معاونت کے لئے روانہ کیا' جس میں اصحاب بدر' محدثین' مفسرین' قرأ اور حفاظ کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔ گھمسان کا معرکہ ہوا' مسیلمہ کذاب قلعہ بند ہوگیا۔ آخر کار ایک ہزار کے لگ بھگ صحابہ کرامؓ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا' جن میں سات سو حفاظ' قرأ' محدثین' مفسرین اور اصحاب بدر شامل تھے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار کے لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ اس طرح امت کے سامنے یہ واضح مؤقف آگیا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر زد لگانے والا مرتد اور واجب القتل ہے۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اس کے خلاف جہاد کریں۔ اس اصول کے پیش نظر چودہ سو سالہ تاریخ میں جب بھی کسی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو مسلم حکمرانوں نے اس کو واجب القتل قرار دے کر پھانسی کے پھندے پر لٹکایا اور اگر کسی غیر مسلم کی طرف سے ایسا عمل سرزد ہوا تو مسلمانوں نے اس کے خلاف جہاد کیا' ایسا کسی دور میں نہیں ہوا کہ کسی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا ہو اور مسلمانوں نے علمی اور عملی طور پر اس کے خلاف کچھ نہ کیا ہو۔

انگریزوں نے برصغیر کی حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اور مسلمانوں نے ان کے تسلط سے آزادی کے لئے ان کے خلاف جہاد کیا تھا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کے جذبہ آزادی کو کچلنے کے لئے جہاں دیگر ہتھکنڈے استعمال کئے' وہاں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے جھوٹے مدعی نبوت کا فتنہ بھی اٹھایا گیا کیونکہ انگریز دانشوروں کی رائے میں جب تک مسلمانوں کا رشتہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے برقرار ہے' اس وقت تک اس عقیدہ سے وابستگی کی بنا پر ان میں جذبہ جہاد موجود ہے' ان کو کسی صورت میں غلامی کی زنجیروں میں جکڑا نہیں جاسکتا اور نہ ہی ان کی آزادی و حریت کے جذبہ پر قدغن لگائی جاسکتی ہے۔ اس بنا پر انگریزوں نے اپنے ایک ہمدرد اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزی حکومت کی بھرپور امداد کرنے والے ایک فرد مرزا غلام مرتضیٰ کے گھرانے کا انتخاب کیا اور اس کے بیٹے ''مرزا غلام احمد'' کو اس کے لئے تیار کیا کہ وہ جھوٹا دعویٰ نبوت کرے۔ اس کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو مناظر اسلام کی حیثیت سے متعارف کرانے کے لئے انگریز پادریوں اور ہندو جوگیوں کو مناظرے کے چیلنج دیئے اور اسلام کی حقانیت کے اظہار کے لئے ۵۰ جلدوں پر مشتمل کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اعلان کیا۔ بعض مناظروں میں انگریز پادریوں نے ایک منصوبے کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کو فتح دلا کر اس کو مسلمانوں کی ہمدردی دلانے کی کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مناظر اسلام سے مجدد' ملہم من اللہ' مامور من اللہ' امام مہدی کے مراتب بہت تیزی کے ساتھ طے کرتے ہوئے مسیح موعود کے منصب پر قابض ہونے کی کوشش کی' اور اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری سمجھا کہ اصل امام مہدی اور اصل مسیح موعود یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تنقیص کی جائے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام اخلاقی حدود کو بالائے طاق رکھ دیا اور ذلالت کی تمام حدود پھلانگ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام پر غلیظ الزامات عائد کرنے شروع کردیئے۔ اس موقع پر جب مسلمانوں کی جانب سے ان کو زیادہ پذیرائی نہیں ملی بلکہ بعض دہریوں اور نیچری حضرات نے اس کا ساتھ دینا شروع کردیا تو مرزا غلام احمد نے یہ

کہنا شروع کر دیا کہ:

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔" (البدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

یہ صورت حال علمأ کرام کے لئے بہت تشویش ناک تھی' اس بنا پر علمأ لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے مناظرہ کرنے کا اعلان کیا۔ اس سلسلے میں لدھیانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد پر بات چیت کی کوشش کی گئی مگر مرزا غلام احمد قادیانی کترا گیا اور اس نے علمأ لدھیانہ کو تنگ نظر قرار دے کر راہ فرار اختیار کی۔ مجبور ہو کر علمأ لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد کی روشنی میں اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا اور دیگر علمأ کرام کی تصدیق کے لئے اس فتویٰ کو دارالعلوم دیوبند' گولڑہ شریف اور دیگر اداروں کو روانہ کیا۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند سے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا فتویٰ صادر کیا گیا جبکہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے بھی اس فتویٰ کی تصدیق کی۔

۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد نے ایک بہت بلند بانگ دعویٰ کرتے ہوئے اپنے آپ کو "محمد رسول اللہ" اور ظلی و بروزی نبوت کے دعویدار کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس کے دعاوی کی ترتیب یہ ہے کہ اس نے ۱۸۸۰ء میں ملہم من اللہ' ۱۸۸۲ء میں مجدد' ۱۸۹۸ء میں مہدی' ۱۸۹۹ء میں ظلی و بروزی نبی اور ۱۹۰۱ء میں "محمد رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد قادیانی اپنے غلط عقائد پر عمل کرنے والوں کی ایک جماعت چھوڑ کر مرا تو اس کے کفریہ عقائد کا پرچار کرنے کے لئے اس کا دست راست حکیم نورالدین اس کا جانشین بنا اور اس نے مرزا غلام احمد قادیانی سے زیادہ زور وشور سے اس کی جھوٹی نبوت کا پرچار شروع کیا۔ ۱۹۱۴ء میں حکیم نورالدین مرا تو مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود مرزا غلام احمد قادیانی کا دوسرا جانشین بنا اور اس نے بھی اپنے پیشرووں کی طرح عقیدۂ ختم نبوت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے انگریزوں کی سرپرستی میں تیزی سے کام شروع کیا۔

جیسا کہ اوپر تذکرہ ہو چکا ہے کہ علمأ لدھیانہ کے بعد پورے برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علمأ کرام نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے جدوجہد شروع کر دی تھی بلکہ یہ جدوجہد اصحاب باطن اس سے بھی پہلے بلکہ مرزا غلام احمد کے خروج سے بھی پہلے شروع کر چکے تھے' چنانچہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی' جو کہ ہجرت کے ارادہ سے مدینہ منورہ تشریف لے جا چکے تھے' کو حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے حکم فرمایا کہ آپ ہندوستان واپس جائیں' آپ سے اللہ تعالیٰ ایک بڑے فتنہ کی سرکوبی کا کام لے گا۔ ان کے ہندوستان واپس آنے کے کچھ عرصہ بعد مرزا غلام احمد کا فتنہ ظاہر ہوا۔ پیر صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ کی سرکوبی کے لئے اس سے تحریری مناظرے کئے اور اس کے کفریہ عقائد کے خلاف کتابیں تحریر فرمائیں۔ اسی طرح حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ مولانا ثناء اللہ امرتسری' مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مولانا عبداللہ لدھیانویؒ مولانا شمس الحق افغانی' مولانا محمد حسین لوناروی' مولانا غلام محمد گھوٹویؒ مفتی محمد شفیعؒ مولانا نجم الدین' مولانا ابوالوفاء شاہ جہان پوری' مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ مولانا ابوالسعد احمد خانؒ خانقاہ سراجیہ' مولانا محمد عبداللہؒ مولانا تاج محمد امروٹیؒ خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ مولانا اسماعیل لدھیانوی' مولانا عبدالحق غزنوی' پیر شجاعت علی شاہ لوہانی' مولانا محمد علی مونگیریؒ مولانا محمد حسین بٹالوی' پیر صبغت اللہ شہید پیر پگاڑا' پیر جماعت علی شاہ اور مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ نے بہت زیادہ کام کیا۔

اس وقت تک زیادہ تر کام علمأ کرام انفرادی طور پر انجام دیتے رہے تا آنکہ قادیانی فتنہ کی شرانگیزی بہت زیادہ بڑھ گئی اور ہر جگہ اس نے سر اٹھانا شروع کر دیا' خاص کر پسماندہ علاقوں میں سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دینا شروع کیا تو دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی توجہ اس فتنہ کے استیصال کی جانب مبذول ہوئی اور آپ نے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے تدابیر پر غور شروع کر دیا۔ چھ ماہ تک آپ ساری ساری رات بے چین رہتے اور پوری پوری رات دعاؤں میں گزار دیتے تھے۔ چھ ماہ کی دعاؤں اور استخاروں کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرح صدر نصیب فرمایا اور آپ نے لاہور میں ۱۹۳۰ء میں مولانا احمد علی لاہوریؒ کے قائم کردہ ادارے انجمن خدام الدین کے مرکز جامع مسجد شیرانوالہ میں ایک اہم اجلاس طلب کیا جس میں پورے برصغیر کے پانچ سو سے زائد ممتاز علمأ کرام شریک ہوئے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے نہایت دلسوزی کے ساتھ اس مسئلہ کی نزاکت کا انہیں احساس دلاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ دے کر مستقل بنیادوں پر کام کرنے

کی ضرورت پر زور دیا اور علماءِ کرام سے کہا کہ وہ اس سلسلے میں ایک مستقل ادارہ قائم کر کے مسلک کی بنیاد پر نہیں بلکہ امت مسلمہ کی بنیاد پر اس کام کو کریں کیونکہ یہ کسی فرقہ کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری امت کا مشترکہ مسئلہ ہے' تمام مکاتب فکر کے علماءِ کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر تمام مسلمانوں کو اس کام میں شریک کرنے کے لئے لائحہ عمل طے کرنا چاہئے تاکہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ اس سلسلے میں آپ نے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت مقرر فرما کر پہلے خود ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر پانچ سو علماءِ کرام سے بیعت کرائی۔ اس طرح مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تحفظ ختم نبوت کے تحت قادیانیت کی سرکوبی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اجتماعی کام شروع ہوا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کے علماءِ کرام کو جمع کیا۔ قبل ازیں مولانا انور شاہ کشمیری نے مولانا بدر عالم میرٹھی' مولانا محمد ادریس کاندھلوی' مولانا مفتی محمد شفیع' مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ایک کمیٹی بھی تشکیل دی جو علمی میدان میں قادیانیت کا تعاقب کرے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے اس حکم کے بعد شعبۂ تحفظ ختم نبوت کے تحت بہت تیزی سے کام شروع ہوا اور جگہ جگہ جلسوں اور مناظروں کا آغاز ہو گیا۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں قادیان میں جلسہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ قادیانیوں نے یہ جلسہ رکوا دیا تو قادیان سے دو میل باہر جلسہ ہوا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ساری رات اس جلسہ میں تقریر کی اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔

مرزا بشیر الدین محمود نے جھوٹی درخواستوں کے ذریعہ قادیانیت کا تعاقب کرنے والے علماءِ کرام پر مقدمات قائم کرائے اور انہیں جیلوں میں بند کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ادھر تحریک آزادی پر قدغن لگانے کے لئے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیا' انگریزی حکومت کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ملکہ برطانیہ کو اللہ کا سایہ قرار دیا' انگریزوں کی حمایت کو مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا۔ اس کے پیروکار ہر جگہ انگریز حکومت کے حاشیہ بردار بن کر تحریک آزادی کے مجاہدین کی مخبری کرتے' ان کو گرفتار کراتے اور حکومت سے اس کے عوض مراعات حاصل کرتے۔ قربانیوں کا ایک لازوال سلسلہ شروع ہوا جو قیام پاکستان تک چلتا رہا۔

بدقسمتی سے پاکستان بننے کے بعد مسلم لیگ کے بعض زعماء کی وسیع القلبی کی وجہ سے قادیانی گروہ کے سرکردہ افراد جن میں ظفر اللہ قادیانی بھی شامل تھے' حکومت میں شامل ہو گئے' جس کے ذریعہ انہوں نے پاکستان میں بہت زیادہ مراعات حاصل کر لیں۔ تمام پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانیت کے تبلیغی مراکز بنا دیا' قادیانی لٹریچر پوری دنیا میں پھیلا دیا اور مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا' خارجہ پالیسی میں مسلم ممالک کی مخالفت کی' علماءِ کرام پر ''کانگریسی'' کی پھبتی کس کر حکومت کو ان کے خلاف کارروائیوں پر مجبور کیا اور قادیانیت کو مکمل طور پر سرکاری تحفظ دلوا دیا' اس کے ساتھ پاکستان کے اہم سرکاری مناصب اور فوج پر قبضہ کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔

اسی دوران مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ بلوچستان قادیانی اسٹیٹ میں تبدیل ہو جائے۔ ظفر اللہ خان قادیانی نے جلسوں کے ذریعہ مرزا بشیر الدین محمود کے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا اور اس سلسلے میں پہلا جلسہ کراچی میں کرنے کا فیصلہ کیا۔ سیرت النبی کے عنوان سے اس جلسے سے ظفر اللہ خان نے خطاب کرنا تھا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا لال حسین اخترؒ نے اس جلسہ کو روکنے کے لئے آل پارٹیز کانفرنس ۲/ جون ۱۹۵۳ء کو بلائی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ظفر اللہ خان سمیت تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اسی میٹنگ میں مولانا احتشام الحق تھانوی کو کنوینر بنا کر ملک گیر کنونشن بلانے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ۱۶ تا ۱۸/ دسمبر کو اس ملک گیر کنونشن میں جمعیت علماءِ اسلام' جمعیت علماءِ پاکستان' جماعت اسلامی' مجلس احرار اسلام' حزب اللہ' جمعیت اہلحدیث' جماعت اہلحدیث' تحفظ حقوق شیعہ کے علامہ ابوالحسنات قادری' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری' مولانا مفتی محمد حسن امرتسری' سید ابوالاعلیٰ مودودی' پیر صاحب سرہند شریف' مولانا راغب حسن' مولانا عزیز الرحمٰن مولانا اطہر علی' مولانا سخاوت' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا سید محمد یوسف بنوری' مولانا شمس الحق افغانی' مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی' علامہ سید سلیمان ندوی' مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع' مولانا ظفر احمد عثمانی' مولانا سید محمد داؤد غزنوی' مولانا محمد اسماعیل' مولانا محمد یوسف کلکتوی' مولانا احتشام الحق تھانوی' مولانا عبدالحامد بدایونی' مفتی داؤد خان' مولانا متین خطیب'

مولانا محمد ادریس کاندھلوی' مولانا سلطان احمد' حاجی محمد امین' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا لال حسین اختر' مولانا کفایت حسین' سید مظفر علی شمسی وغیرہ شریک ہوئے' جس میں مطالبات کی منظوری تک تحریک چلانے کا اعلان کیا گیا۔

ادھر حکومت نے ان مطالبات کو تسلیم کرنے کے بجائے تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کیا۔ کراچی میں جلسہ کے خلاف مظاہرہ کرنے والے علمأ کرام پر لاٹھی چارج کیا گیا اور گرفتاریاں عمل میں آئیں' اس کے بعد پورے پاکستان میں تحریک شروع ہوگئی۔ مجلس احرار اسلام اور دیگر جماعتوں نے جلسوں اور جلوسوں کے ذریعہ مطالبات منظور کرانے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کیا اور گرفتاریاں دینے کا معمول بنالیا۔ پاکستان کی جیلیں ختم نبوت کے پروانوں سے بھر گئیں۔ لاہور اور پنجاب میں تحریک نے اتنی شدت اختیار کی کہ حکومت کو جزوی طور پر مارشل لاء لگانا پڑا' جنرل اعظم نے فوج کو کھلے عام گولیاں چلانے کا حکم دیا' ہزاروں مسلمان ایک دن میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر قربان ہوگئے' لاہور کی سڑکیں شہداء کے خون سے رنگین ہوگئیں' ایک لاکھ سے زائد علمأ کرام اور رضا کاران ختم نبوت پس دیوار زنداں کردیئے گئے۔ رہنماؤں کی گرفتاری اور تشدد کی وجہ سے تحریک مدہم ہوتے ہوتے اختتام پذیر ہوئی' لیکن اپنے پیچھے شعور اور آگاہی کے وہ اثرات چھوڑ گئی کہ قادیانیت کا لفظ ہر مسلمان کے دل و دماغ پر ناسور کی طرح چھا گیا اور اس مسئلہ کی نزاکت کی آگاہی کے ساتھ مسلمانوں میں اس کے تحفظ کا غیر متزلزل جذبہ بیدار ہوگیا اور قادیانیت کی تبلیغ کے اثرات سے بچنے کا احساس پیدا ہوا۔ ظفر اللہ قادیانی کو آخر کار برطرف ہونا پڑا' حکومت نے مجلس احرار اسلام پر پابندی عائد کردی' تمام ریکارڈ ضبط کرلیا' مولانا ابوالحسنات' سید عطاء اللہ شاہ بخاری سمیت تمام مرکزی اور صوبائی رہنما اور تمام مکاتب فکر کے علمأ کرام پر مقدمات چلاکر انہیں سزائیں سنائیں گئیں۔ علمأ کرام مسلمانوں کی رہائی وغیرہ میں مصروف ہوگئے۔

کافی عرصہ اس طرح گزرنے کے بعد جب آہستہ آہستہ علمأ کرام رہا ہوئے تو از سر نو تحریک کو منظم کرنے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے علمأ کرام کی مشاورت ہوئی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تجویز پر مستقبل میں غیر سیاسی انداز میں کام کرنے کا فیصلہ ہوا تا کہ تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کیا جاسکے اور حکومت سیاسی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر اس تحریک کو نہ دیکھے۔ مجلس احرار اسلام چونکہ سیاسی پلیٹ فارم کی حیثیت سے متعارف تھی اس بنا پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے مذہبی پلیٹ فارم تشکیل دیا گیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا لال حسین اختر' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد حیات' مولانا تاج محمود' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا عبدالرحمن میانوی' مولانا محمد شریف بہاولپوری' سائیں محمد حیات' مرزا غلام نبی جانباز نے مذہبی طور پر ختم نبوت کے کام کو ترجیح دی جبکہ احرار کے دیگر رہنما مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم کو از سر نو منظم کرکے سیاسی اور مذہبی کام کے لئے تیار ہوگئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے دیگر جماعتوں کے اشتراک سے جدوجہد دوبارہ شروع کی جبکہ اپنی حیثیت کو منظم کرنے کے لئے پورے ملک میں دفاتر قائم کرنے اور مبلغین تعینات کرنے شروع کئے' جگہ جگہ جلسوں اور پروگراموں کے ذریعہ مسلمانوں میں بیداری کی مہم شروع کی' قادیانیوں کی تبلیغی اور ارتدادی سرگرمیوں کے تعاقب کے ساتھ ساتھ حکومت کے سامنے وقتاً فوقتاً قراردادوں کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کو جاری رکھا۔ اس سلسلے میں چنیوٹ میں ہر سال تین روزہ ختم نبوت کانفرنس کا بھرپور انعقاد کرایا جاتا رہا' جس سے تمام مذہبی اور سیاسی رہنما خطاب کرتے۔ دوسری طرف مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکام' سرکاری عمائدین اور سیاسی رہنماؤں سے مذاکرات کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوششوں کو جاری رکھا تا آنکہ ۱۹۷۰ء میں مرزا ناصر کی سرکردگی میں قادیانی جماعت نے فوج میں ایک مستحکم پوزیشن حاصل کرلی اور چناب نگر (ربوہ) کو اپنا ایک مضبوط گڑھ بنالیا اور الفرقان کے نام سے اپنی ایک مسلح فورس بھی قائم کرلی۔ ان دنوں کسی مسلمان کو چناب نگر (ربوہ) میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ کوئی قادیانی مسلمان ہوجائے تو اس کو قتل کردیا جاتا تھا اور اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی تھی۔ بھٹو کے دور میں پیپلز پارٹی سے انتخابی مفاہمت اور تعاون کے بعد قادیانیوں کے حوصلے اور بلند ہوگئے' جس کی بنا پر ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (ربوہ) میں وہ سانحہ پیش آیا جس میں بے گناہ مسلمان طلبا کو قادیانیوں نے بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا' جس کے نتیجہ میں تحریک چلی۔ پاکستان کے مسلمانوں کی قربانیوں سے یہ تحریک بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

مروّجہ طریقوں کے مطابق بھی قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں

کسی بھی مذہب کی شناخت کے لئے اس مذہب کے بانی کی رہنمائی اس مذہب کی سب سے بڑی شناخت ہے' اس بنا پر ہر مذہب کے پیروکار ان تعلیمات کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس مذہب کے بانی کی طرف سے براہ راست عطا ہوتی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں ان کے مذہب کی تعلیمات ملیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اپنی تعلیمات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور عیسائی اپنی تعلیمات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں' اگر آج ان مذاہب والوں سے کوئی کہے کہ آپ کی تعلیمات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہیں تو وہ فوری طور پر یہ عذر پیش کردیتے ہیں کہ ہمارے مذہب کا ان سے کیا واسطہ؟ ہمارے لئے تو حق اور صحیح بات وہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملے' اور ساری دنیا ان کا یہ عذر قبول کرتی ہے۔ اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو تعلیمات منسوب ہیں وہ ہزاروں غیر ثقہ واسطوں سے منسوب ہونے کی بنا پر حقانیت کے ترازو پر پوری نہیں اترتیں اور مختلف فرقوں میں بٹے ہونے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے لئے قابل قبول نہیں۔ اس اصول اور ضابطے کے مطابق پوری دنیا کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ بھی یہی معاملہ کرنا چاہئے کہ اس کی حقانیت اور سچائی کو پرکھنے کے لئے اسلام کے بانی و شارح' نبی آخرالزمان' حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنا چاہئے' مگر بدقسمتی سے جس طرح دیگر تمام معاملات میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے' اسی طرح اس معاملہ میں بھی مسلمانوں کے

مولانا فضل الرحمٰن

ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کے تعین اور تشخص کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے کے بجائے اپنے مفادات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے' یہی وجہ ہے کہ جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو امریکہ اور دیگر مغربی ممالک نے اس کو امتیازی قانون قرار دیتے ہوئے اس کو واپس لینے کا مطالبہ کیا اور اعتراض کیا کہ جب قادیانی خود کو مسلمان کہتے ہیں تو انہیں خود کو مسلمان کہنے کیوں نہیں دیا جاتا؟ جبکہ ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے مسلم ممالک کی ۱۴۴ مذہبی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے مذہبی اسکالروں اور علماء کرام نے دلائل کی روشنی میں ان کو کافر قرار دیا تھا۔ کوئی ان ممالک سے پوچھے کہ مسلمان کی تعریف خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے ملیں گی؟ یا مغربی ممالک اور اقوام متحدہ کے چارٹر سے؟ تو اس کا کوئی جواب ان کے پاس نہیں ہے۔ تعصب کی آنکھ سے مسلمانوں کے معاملات کو دیکھ کر اس کے بارے میں اپنے مفادات کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ کے قانون کے مطابق لوگوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔ بدھ مذہب والوں کو مجبور نہیں کیا جاتا کہ وہ اپنے مذہب کو اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ڈھالیں۔ جاپان میں خودکشی کو مذہبی رسم کی حیثیت سے ادا کرنے والوں کو مغرب کا کوئی قانون یا اقوام متحدہ کا چارٹر روکنے کی کوشش نہیں کرتا' مگر مسلمانوں پر پابندی ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تشریح اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق کریں' ورنہ ان کی حکومت کا خاتمہ کردیا جائے گا اور پاکستان کی امداد روک لی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک نے پاکستان کی امداد کو قادیانیوں سے متعلق قوانین کو ختم کرنے اور ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل کرنے سے مشروط کیا ہے۔

مندرجہ بالا اصول کی روشنی میں جب ہم قادیانیوں کے عقائد پر نگاہ ڈالتے ہیں تو وہ قرآن کریم کی ایک سو آیات‘ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو احادیث اور چودہ سو سالہ اجماع امت اور عقلی دلائل کے اعتبار سے دائرہ اسلام سے خارج اور ایک الگ ملت کی حیثیت رکھتے ہیں اس سلسلے میں تفصیلات کے لئے محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب ’’خاتم النبیین‘‘ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ کی کتاب ’’ختم نبوت کامل‘‘ اور شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی کتاب ’’عقیدۂ ختم نبوت‘‘ ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

اس وقت دنیا جس دستور کے مطابق اپنے نظام کو چلا رہی ہے اور اقوام متحدہ کا جو منشور ہے‘ اس کے مطابق کسی چیز کے تعین یا فیصلے کے تین طریقہ کار ہیں: (۱) عدالت (۲) عوامی رائے (۳) اسمبلی۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ہم سب سے پہلے عدلیہ کے فیصلوں کو ملاحظہ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا مقدمہ ماریشس کی عدالت میں اس وقت دائر کیا گیا جب قادیانیوں نے ’’روز ہل‘‘ مسجد پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو وہاں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اس آبادی میں صرف بارہ قادیانی رہتے تھے جبکہ وہاں وہاں مسلمانوں کی آبادی پانچ سو افراد پر مشتمل تھی۔

مسلمانوں نے ۲۶/فروری ۱۹۱۹ء کو وہاں کی سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کردیا‘ کئی سال مقدمہ چلتا رہا‘ اکیس شہادتیں پیش کی گئیں‘ دوسرے ممالک سے فریقین نے مشہور وکلاء بلائے‘ مقدمہ میں دعویٰ کیا گیا کہ:

’’روز ہل کی مسجد‘ جہاں مسلمانوں کے سنی (حنفی) فرقہ کے لوگ نماز پڑھتے تھے‘ یہ مسجد انہوں نے تعمیر کرائی تھی اور مسلسل اس کے منتظم چلے آرہے تھے‘ اس پر قادیانیوں نے قبضہ کرلیا‘ جن کا تعلق امت اسلامیہ سے نہیں ہے‘ قادیانی ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے‘ ہمارے پیچھے ان کی نماز نہیں ہوتی‘ ایسی صورت میں ان کو مسجد سے نکالا جائے۔‘‘

تفصیلی بحث کے بعد ۱۹/نومبر ۱۹۲۷ء کو چیف جج سرائے ہرچیز وڈ نے یہ فیصلہ سنایا:

’’عدالت عالیہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعا علیہ (قادیانی) کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ’’روز ہل‘‘ مسجد میں اپنی پسند کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں‘ اس مسجد میں صرف مدعی (مسلمان) اپنے اعتقادات کی روشنی میں نماز ادا کرسکیں گے‘ مسلمان الگ امت ہیں‘ قادیانی الگ۔‘‘

اسی عدالت کے ایک دوسرے جج ٹی اے روزبی نے بھی اس فیصلے سے اتفاق کیا۔

برصغیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں پہلا مقدمہ ۱۹۲۵ء میں ڈسٹرکٹ جج بھاولنگر‘ ریاست بھاولپور میں مسمات غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش کا تنسیخ نکاح کے سلسلے میں دائر ہوا‘ جو عبدالرزاق قادیانی کے ساتھ لاعلمی میں ہوگیا تھا‘ ابتدائی فیصلہ کے بعد ۱۹۳۲ء میں یہ مقدمہ دوبارہ دائر کیا گیا۔ اس مقدمہ میں محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ شدید علالت اور ضعف کے باوجود تشریف لائے اور عدالت میں بیان ریکارڈ کرایا۔ ۷/فروری ۱۹۳۵ء کو عدالت نے فیصلہ دیا کہ چونکہ مدعا علیہ مرتد ہوچکا ہے‘ اس لئے ارتداد کی وجہ سے نکاح فسخ ہوگیا۔

پاکستان بننے کے بعد مختلف عدالتوں کی جانب سے ابتدا ہی سے اس قسم کے مقدمات میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ بعد ازاں بلوچستان ہائی کورٹ‘ لاہور ہائی کورٹ‘ سندھ ہائی کورٹ‘ سرحد ہائی کورٹ‘ سپریم کورٹ‘ وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ شریعت اپیلٹ بنچ کی جانب سے قادیانیوں کو دلائل کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اسی طرح جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کی جانب سے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی اپیل خارج کی گئی۔

یہ تو موجودہ دنیا کے مروجہ طریقہ کے مطابق عدلیہ کے فیصلوں کا مختصر سا جائزہ تھا‘ عوامی رائے کے مطابق دنیا بھر کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی متفقہ آراء اور دنیا بھر کے تمام اسلامی اداروں کی جانب سے متفقہ فتاویٰ کے مطابق قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۷۴ء کو رابطہ عالم اسلامی کے تحت ایک کانفرنس منعقد ہوئی‘ جس میں مسلم و غیر مسلم ممالک کی ۱۴۴ مسلم تنظیموں کے اسکالر اور علماء کرام شریک ہوئے‘ جس میں قادیانی عقائد کو واضح کر کے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا کہ ان کے ساتھ غیر مسلموں والا سلوک کرتے ہوئے ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے

باقی صفحہ 10 پر

قادیانی عقائد کی ایک جھلک

مرزا غلام احمد قادیانی نے درج ذیل دعاوی کئے جو قادیانیوں کے عقائد کا بنیادی جزو ہیں:

بیت اللہ:

"خدا نے اپنے الہام میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔" (اربعین ۴ ص ۱۵ حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۵)

مجدد:

"جب تیرہویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔" (کتاب البریہ ص ۱۸۳ برحاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۱)

مامور من اللہ:

"میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔" (نصرۃ الحق براہین احمدیہ پنجم ص ۵۲ در روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۶۶ و کتاب البریہ ص ۱۸۴ حاشیہ در روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۲)

نذیر:

"الرحمن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر اباؤھم" (خدا نے مجھے قرآن سکھلایا تا کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے) (تذکرہ ص ۴۳، ضرورۃ الامام ص ۳۱ در روحانی خزائن ص ۵۰۲ جلد ۱۳، براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۵۲ در روحانی خزائن ۲۱ ج ۶۶)

آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ:

"یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ نفخت فیک من لدنی روح الصدق"

ترجمہ: "اے آدم، اے مریم، اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے، جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔" (تذکرہ ص ۷۰، براہین احمدیہ ص ۴۹۷ روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۹۰ حاشیہ)

"مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیا مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول ص ۸۲ مکتوب بنام میر عباس علی بحوالہ تذکرہ ص ۷۱، ۷۲ حاشیہ)

رسالت:

الہام: "انی فضلتک علی العالمین قل ارسلت الیکم جمیعا۔" (میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں)۔ (تذکرہ ص ۱۲۹ مکتوب حضرت مسیح موعود مرزا مورخہ ۳۰/ دسمبر ۱۸۸۴ء، اربعین نمبر ۲ ص ۷، روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۳)

توحید و تفرید:

الہام: ...... "تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔" (تذکرہ ص ۳۸۱ طبع دوم)

"تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔" (تذکرہ ص ۴۳۶ طبع دوم)

مثیل مسیح:

"اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے

مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارے میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔" (تذکرہ ص۱۴۷ طبع سوم تبلیغ رسالت ج۱ ص۱۵۹ مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۰۷)

مسیح ابن مریم:

الہام:...... "جعلناک المسیح بن مریم" (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔" (تذکرہ ص۱۸۶ طبع سوم ازالہ اوہام ص۶۳۴ درروحانی خزائن ص۴۴۲ جلد۳)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء ص۲۰ درروحانی خزائن ص۲۴۰ جلد۱۸)

صاحب کن فیکون:

الہام:...... "انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون۔"

"یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔" (تذکرہ ۲۰۳، طبع سوم براہین احمدیہ حصہ۵ ص۹۵ درروحانی خزائن ص۱۲۴ ج۲۱)

مسیح اور مہدی:

"بشرنی وقال ان المسیح الموعود الذی یرقبونہ والمھدی المسعود الذی ینتظرونہ ھو انت۔"

ترجمہ: "خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔" (تذکرہ ص۲۵۷ طبع سوم اتمام الحجہ ص۳ درروحانی خزائن ج۸ ص۲۷۵)

امام زماں:

"سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام زماں میں ہوں۔" (ضرورۃ الامام ص۲۴ درروحانی خزائن ج۱۳ ص۴۹۵)

ظلی نبی:

"جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۸ درروحانی خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

نبوت ورسالت:

۱:...... انا انزلناہ قریباً من القادیان ...... الخ

ترجمہ: "ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔" (براہین احمدیہ حاشیہ ص۴۹۹ درروحانی خزائن ج۱ ص۵۹۳، الحکم جلد نمبر۴ شمارہ نمبر۳۰ مورخہ ۲۴/ اگست ۱۹۰۰ء بحوالہ تذکرہ ص۷۶ طبع سوم)

۲:...... "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص۱۱ درروحانی خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۳:...... "میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۷ درروحانی خزائن ۱۸ ص۲۱۱)

۴:...... "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔" (اربعین نمبر۳ ص۳۶ درروحانی خزائن ج۱۷ ص۴۲۶ وضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۴ درروحانی ج۱۷ ص۴۳)

۵:...... "وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا، تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔" (دافع البلاء ص۵ درروحانی خزائن ص۲۲۵، ۲۲۶ ج۱۸)

مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول:

۱:...... "قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ای مرسل من اللہ"

ترجمہ: "اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔" (اشتہار معیار الاخیار ص۳ مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۰ منقول از تذکرہ ص۳۵۲ طبع سوم)

۲:...... "انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔"

ترجمہ: "ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون

کی طرف بھیجا گیا تھا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ اور روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

۳:...... " اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا، پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: "قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم" یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی، اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفا امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے، کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفا احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۶ در روحانی خزائن ص ۴۳۵،۴۳۶ ج ۱۷)

۴:...... "یٰس انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم۔" (اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر) (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ در روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۵:...... "فکلمنی ونادانی وقال انی مرسلك الی قوم مفسدین وانی جاعلك للناس اماما وانی مستخلفك اکراماً کما جرت سنتی فی الاولین۔" (انجام آتھم ص ۷۹ در روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۷۹)

"ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله۔" (اعجاز احمدی ص ۷ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

"اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔" (انجام آتھم ص ۶۲ در روحانی خزائن ص ۶۲ ج ۱۱)

ادعائے وحی اور اپنی وحی کو قرآن کی طرح قرار دینا:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۲۰ خزائن ص ۲۲۰ ج ۲۲)

"آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطاء
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید
و آن یقین کلیم بر تورات
آن یقین ہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

ترجمہ: "جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں، خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں، قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے، یہ میرا ایمان ہے، خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے جو یقین عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی وحی پر، موسیٰ علیہ السلام کو تورات پر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پر تھا، میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔" (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸، از مرزا قادیانی)

۳:...... "تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (اعجاز احمدی

ص۳۰، خزائن ص۱۴۰ ج۱۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ص۲۳۳ ج۱۸ از مرزا قادیانی)

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے...... مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کرسکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں، وہ ہرگز نہ دکھلاسکتا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۲)

"اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کرسکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلاسکتا۔" (کشتی نوح ص۵۶ روحانی خزائن ج۱۹ ص۶۰)

"خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کردیں، اور یہ بھی فرمادیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۵ روحانی خزائن ج۲۱ ص۱۱۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

"میں بارہا بتلاچکا ہوں کہ میں بموجب آیت: "و آخرین منہم لما یلحقوا بہم" بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام "محمد" اور "احمد" رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے، پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا، کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۸ خزائن ص۲۱۲ ج۱۸)

"اس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔" (اعجاز احمدی ص۷۱ خزائن ص۱۸۳ ج۱۹)

"مگر تم خوب توجہ کرکے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں، یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں، کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہوچکا ہے، سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں، اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں (مرزا) ہوں۔" (اربعین نمبر۴ ص۱۴ خزائن ص۴۴۵، ۴۴۶ ج۱۷)

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا (مرزا) وجود اس (آنحضرت) کا وجود ہوگیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی: آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱ خزائن ص۲۵۸، ۲۵۹ ج۱۶)

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار" اس وحی میں میرا (مرزا) کا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۴ روحانی خزائن ص۲۰۷ ج۱۸)

امت محمدیہ کی تکفیر:

"خداتعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات ص۶۰۷ طبع سوم از مرزا قادیانی)

شرکائے ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے

ھدیہ و خوشخبری

اکیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جو ۳۱/ اکتوبر' یکم نومبر ۲۰۰۲ء کو منعقد ہورہی ہے' گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شرکائے کانفرنس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جملہ مطبوعات نصف قیمت پر پیش کی جائیں گی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے قارئین اس کانفرنس میں شرکت سے ممنون فرمائیں اور اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال ''احتساب قادیانیت'' کی چار جلدیں شائع ہوئی تھیں۔ اس سال اس کی مزید تین جلدیں شائع ہوگئی ہیں۔ جلد پنجم' ششم' ہفتم خرید کر اپنی لائبریریوں میں اس کے سیٹ مکمل کریں۔

اللہ رب العزت کانفرنس کو مثالی طور پر کامیاب بنائیں اور ہم سب کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا محافظ' کاروانِ ختم نبوت میں شرکت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دوبالا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آپ کا مخلص

طالب دعا

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان

''کفر دو قسم پر ہے اول یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا، دوم یہ کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے، اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے، پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ خزائن ص ۱۸۵ ج ۲۲)

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵' از مرزا محمود ابن مرزا قادیانی)

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

☆☆..........☆☆

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کہانی

مولانا تاج محمودؒ کی زبانی

۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر آہنی سلاخوں‘ لوہے کی تاروں کے بنائے ہوئے کوڑوں اور آہنی پنجوں سے حملہ کیا گیا‘ ان کو خوب مارا پیٹا اور زخمی کیا گیا‘ ایک ہفتہ پہلے یہ لڑکے تفریحی سفر پر پشاور کے لئے جاتے ہوئے چناب ایکسپریس سے ربوہ اسٹیشن پر اتر کر اپنے کلاس فیلو قادیانی طلبا سے ہنسی مذاق کر رہے تھے‘ قادیانیوں کا اس زمانہ میں معمول تھا کہ وہ ربوہ سے گزرنے والی تمام ٹرینوں پر مسافروں میں اپنا تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا کرتے تھے‘ اس روز ان طلبا میں بھی انہوں نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اس سے قبل نشتر میڈیکل کالج ملتان میں طلبا یونین کا انتخاب ہوا تھا‘ ایک قادیانی بھی اس میں امیدوار تھا‘ مسلمان طلبا نے قادیانیت کی بنیاد پر اس کی مخالفت کی تھی‘ قادیانیت کے خلاف مسلمان طلبا کی ذہن سازی ہو چکی تھی‘ اس لئے اس دن قادیانی لٹریچر کے تقسیم ہوتے ہی مسلمان طلبا بپھر گئے‘ قادیانیوں نے بھی ان کی جرأت رندانہ کا شدید نوٹس لیا‘ قریب کے گراؤنڈ میں قادیانی نوجوان کھیل رہے تھے‘ ان کو اطلاع ملی تو وہ ہاکیوں سمیت اسٹیشن پر آ دھمکے‘ مسلمان طلبا بھی برہم ہوگئے تو تکرار تک معاملہ پہنچا‘ خدا کا شکر ہے کہ ٹرین روانہ ہوگئی اور کوئی حادثہ نہ ہوا اور تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔

قادیانیوں نے ان لڑکوں پر سی آئی ڈی لگا دی‘ ان کا پروگرام معلوم کیا‘ اور ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے‘ ایک ہفتہ بعد جب وہ طلبا اسی ٹرین سے واپس ہوئے تو سرگودھا سے ہی ان کے ڈبے میں قادیانی نیم فوجی تنظیم خدام الاحمدیہ کے رضا کار سوار ہوگئے۔ جب یہ گاڑی نشتر آباد پہنچی تو وہاں کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے بذریعہ ریلوے فون ربوہ کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر کو مطلع کیا کہ طلبا کا ڈبہ آخری سے تیسرا ہے‘ اس سے قبل ربوہ کا اسٹیشن ماسٹر سرگودھا کے اسٹیشن سے ٹرین کی آمد کے بارے میں پوچھتا رہا‘ گویا قادیانی قیادت بڑی تیاری سے دیوانگی کے ساتھ ٹرین کا انتظار کر رہی تھی‘ نشتر آباد لالیاں سے بھی قادیانی نوجوان اس ڈبہ میں سوار ہوئے‘ حالانکہ یہ ڈبہ ریزرو تھا۔ جب گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو پہلے سے موجود قادیانی غنڈوں نے طلبا کے ڈبے کا دونوں اطراف سے گھیراؤ کر لیا‘ قادیانی غنڈوں نے موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی قیادت میں بڑی بے دردی سے مسلمان طلبا کو مارا پیٹا اور زخمی کیا۔ طلبا لہولہان ہوگئے‘ ان کے کپڑے پھٹ گئے‘ جسم زخموں سے چور چور ہوگئے‘ قادیانی غنڈوں نے ان کا سامان لوٹ لیا‘ جب تک قادیانی غنڈوں کا ایکشن مکمل نہیں ہوا‘ اس وقت تک قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے ٹرین کو ربوہ اسٹیشن پر روکے رکھا‘ فیصل آباد ریلوے کنٹرول نے پوچھا کہ ٹرین اتنی دیر ہوگئی چلی کیوں نہیں؟ تو ریلوے کے عملہ نے بتایا کہ فساد ہوگیا ہے‘ ریلوے کنٹرول کے ذریعہ یہ خبر مقامی انتظامیہ و صوبائی انتظامیہ تک پہنچی۔

ہم لوگ اس سے بے خبر تھے‘ ٹرین چنیوٹ برج سے ہوتی ہوئی چک جھمرہ پہنچ گئی‘ وہاں سے فیصل آباد تک کا سفر پندرہ بیس منٹ سے بھی کم کا ہے‘ اتنے میں دوپہر کے وقت ایک آدمی ہانپتا کانپتا میرے مکان کے عقبی دروازہ پر آیا اور اس نے دروازے پر دستک دی‘ بچوں نے مجھے اطلاع کی‘ میں نے کہا کہ اسے کہو کہ مین گیٹ کی طرف سے آئے‘ مگر اس نے کہا کہ ضروری کام ہے‘ مولانا ایک منٹ کے لئے جلدی سے تشریف لائیں‘ میں گیا تو وہ ریلوے کنٹرول کا ایک ذمہ دار آفیسر تھا‘ اس کی زبان اور ہونٹ خشک ہو رہے تھے اور چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں‘ میں نے پوچھا کہ خیریت تو ہے؟ اس نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا‘ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ خدایا خیر! اتنا ذمہ دار آدمی اور یہ کیفیت؟ اس نے اپنے آپ کو سنبھالا تو مجھے اس حادثہ کی اطلاع دی‘ اب ٹرین پہنچنے میں صرف دس پندرہ منٹ باقی تھے‘ میں نے شہر میں مجلس تحفظ ختم

نبوت کے رفقا' علما' شہریوں' فیصل آباد کے ڈی سی' ایس پی کو فوراً اسٹیشن پر پہنچنے کو کہا' پریس رپورٹرز' پنجاب میڈیکل کالج' گورنمنٹ کالج کے طلباً اور چیدہ چیدہ حضرات کو جہاں جہاں ممکن تھا اطلاع کر دی' ریلوے لوکوشیڈ میں کام کرنے والے تمام لوگ میرے جمعہ کے مقتدی تھے' ان کو پیغام بھجوایا کہ کام چھوڑ کر فوراً اسٹیشن پر پہنچ جائیں۔

میں ان امور سے فارغ ہو کر جب اسٹیشن پر پہنچا تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے' نعرہ بازی اور احتجاج ہو رہا تھا' پولیس کی گارڈ' مجسٹریٹ' ڈاکٹر صاحبان موجود تھے' جو مسلمان اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے' جنہوں نے قادیانی غنڈہ گردی کا ربوہ میں نظارہ دیکھا تھا' وہ بھی ہمارے اس احتجاج میں شریک ہو گئے' اسٹیشن پر نعروں کا یہ عالم تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی' مجھے دیکھتے ہی احتجاجی نعروں کا فلک شگاف شور اٹھا' اس عالم میں مسلمان زخمی طلباً کو ٹرین سے اتارا گیا' ڈاکٹر صاحبان کے مشورہ پر ان طلباً کو گرم دودھ سے گولیاں دی گئیں' زخموں کی مرہم پٹی کی گئی' ڈاکٹروں کی اس ٹیم میں ایک قادیانی ڈاکٹر بھی تھا' میں نے اسے دیکھا تو سخت پریشان ہوا' میں نے اپنے ایک معتقد کے ذریعہ اس کو وہاں سے چلتا کر دیا۔

ابھی میں اس قضیہ سے فارغ ہوا تھا کہ اطلاع ملی کہ فلاں اگلے ڈبہ میں ایک قادیانی کی پٹائی جاری ہے' لوگوں نے اسے نکال کر اسٹیشن ماسٹر کے کمرے میں لا کر بند کر دیا' اس قادیانی نے مجھے کہا کہ مولانا! مجھے بتایا جائے کہ مجھے کس جرم میں مارا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ جس جرم میں ربوہ کے قادیانیوں نے ہمارے معصوم مسلمان بچوں کو مارا ہے۔

ان دنوں فیصل آباد کے ڈپٹی کمشنر فرید الدین احمد تھے' ان کو فون کر کے بلا لیا گیا' ان کے ہمراہ ایس پی بھی تھے' ان کو کہا کہ وہ آ کر دیکھیں کہ ہمارے بے گناہ بچوں کو قادیانیوں نے کس بے دردی سے زدوکوب کیا ہے' ان افسران نے طلباً سے ملاقات کی' اس ڈبہ کو دیکھا جس کے اوپر کے لوہے کے کنڈے مڑے ہوئے تھے۔ جب مرہم پٹی کے عمل سے فارغ ہوئے تو افسران نے کہا کہ اب گاڑی کو آگے جانے دیں' ان زخمی طلباً کو یہاں اتار لیا جائے اور ان کا علاج معالجہ کرایا جائے' ان زخمی طلباً سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم اسی حالت میں ملتان جائیں گے' ہم وہاں نشتر ہسپتال میں علاج کرائیں گے' ڈپٹی کمشنر نے دوبارہ کہا کہ اب آپ گاڑی آگے جانے دیں' میں نے ان سے کہا کہ جب تک صوبائی حکومت ہمارے یہ مطالبات نہیں مان لیتی' اس وقت تک گاڑی آگے نہیں جا سکتی:

۱:......اس سانحہ کی ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔

۲:......اس سانحہ میں شریک تمام ملزمان بشمول قادیانی اسٹیشن ماسٹر ربوہ و نشتر آباد کو گرفتار کیا جائے۔

۳:......اس سانحہ کے ملزمان کو کڑی سزا دی جائے۔

ڈپٹی کمشنر نے اسٹیشن ماسٹر کے کمرہ سے چیف سیکریٹری کو فون کیا اور تمام مطالبات ان کے سامنے رکھے' چیف سیکریٹری منٹ منٹ کی کارروائی سے باخبر تھے' انہوں نے تمام مطالبات تسلیم کر لئے' ڈپٹی کمشنر نے مجھے یقین دلایا کہ آپ کے تینوں مطالبات تسلیم کر لئے گئے ہیں' میں نے ریلوے اسٹیشن کی دیوار پر کھڑے ہو کر تقریر کی' طلباً کو مخاطب ہو کر کہا:

''بچو! تم ہماری اولاد ہو' جگر کے ٹکڑے ہو' میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک قادیانیوں سے آپ کے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب نہیں لے لیا جاتا اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔''

پریس رپورٹروں نے فوٹو لئے' زخمی طلباً کو ایئر کنڈیشنڈ کوچ میں منتقل کیا گیا' اور ٹرین روانہ ہو گئی' پلیٹ فارم پر ہی شام کے پانچ بجے الخیام ہوٹل میں پریس کانفرنس اور آئندہ کے پروگرام کا اعلان کرنے کے لئے میں نے پریس والوں کو وقت دے دیا۔ گھر آ کر گوجرہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' شورکوٹ' عبدالحکیم' مخدوم پور' خانیوال اور ملتان جہاں جہاں ٹرین رکتی تھی' مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو مظاہرہ کرنے کا سگنل دے دیا' چنانچہ جہاں جہاں سے ٹرین گزرتی گئی وہاں احتجاجی مظاہرہ ہوتا گیا۔

ملتان دفتر فون کر کے مولانا محمد شریف جالندھری' لاہور میں آغا شورش کاشمیری اور راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان کو اس سانحہ کی اطلاع دی۔ مولانا محمد شریف جالندھری نے کراچی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو جو اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ تھے اور خانقاہ سراجیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کو جو اس وقت نائب امیر تھے' اطلاع دی' سارا دن فون کے ذریعے مولانا محمد شریف جالندھری ملک بھر میں اطلاع کرتے رہے اور تحریک کے لئے احباب کو اپنے مشوروں سے نوازتے رہے' حالات قادیانیت کے متعلق پہلے سے ہی تحریک کے متقاضی تھے' یہ خبر بجلی کا کام دے گئی۔

(جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر
خان محمد
نفیس الحسینی
سالانہ
رد قادیانیت و عیسائیت کورس
یکم شعبان
سے شروع ہو رہا ہے
عزیز الرحمن
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
061 514122 _ 04524 212611

بمقام
مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادی
لانبی بعدی

تاریخ کا اعلان جلد
کر دیا جائے گا

سالانہ
دو روزہ
عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ
- اتحاد امتؒ

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔
انشاء اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان
فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611